سلسلہ اشاعت قرآن حیدرآباد دکن

بابتہ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۴۳ھ

سلسلہ (۱۱) نمبر (۲)

عورتیں قرآن کیونکر پڑھیں

مرتبہ

ابو محمد مصلح کان اللہ لہ

دفتر

قرآنی تحریک حیدرآباد دکن

چندہ سالانہ دس روپیہ ۔ ماہوار پرچہ سٹ کی قیمت ایک روپیہ۔

سلسلۂ اشاعتِ قرآن حیدرآباد دکن　　جلد ۱ نمبر ۷ ذی الحجہ ۱۳۴۸ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عورتیں قرآن کیونکر پڑھیں

قرونِ اولےٰ میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم دربارِ نبوی صلعم میں اس لئے حاضر ہوتے تھے کہ قرآن سیکھیں اور معلوم کریں کہ ان کے پیدا کرنیوالے خدا کا انکے پیدا کرنے سے کیا قصد ہے چونکہ انکا علم عمل کے لئے ہوتا تھا اس لئے سب سے پہلے وہ اپنی مستورات کو ان ہی سیکھی ہوئی چیزوں کو سکھلاتے تھے انہیں حکم تھا یا ایھا الذین اٰمنوا قوا انفسکم واھلیکم ناراً اے ایمان والو اپنے کو بھی دوزخ کی آگ سے بچاؤ اور اپنے اہل کو بھی۔

خاندانِ رسالت جسکے احسان سے دنیا سبکدوش نہیں ہو سکتی اور عالم انسانیت کے لئے جن کا اسوۂ حسنہ آج بھی مشعلِ راہ

ہدایت ہو انکا بھی یہی حال تھا۔ انھوں نے بھی جو کچھ سیکھا
وہ اسی طرح سیکھا۔

اگرچہ اسکے علاوہ اور بھی طریقے تھے جنکے ذریعہ وہ خدا
والیاں بنیں مگر در اصل زیادہ تر عمل اسی پر رہا۔

قدرت نے ہر مخلوق کا نظم اسکی فطرت میں ودیعت فرمایا
ہے اس کا حسن اسی کے اندر رہنے میں ہو اور اسکی خوبی
اسی کے اظہار میں باقی رہتی ہے۔

عورت ایک خوشبو ہے جسکو پھول کے اندر ہی رہنا چاہیئے
اسکی عصمت ایک ایسا آبگینہ ہے جو ذرا ٹھیس لگی اور ہمیشہ
کے لئے چور چور ہوا۔

هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ۔ مرد کے لئے وہ عزت ہو ننگ
ناموس ہو مسرت کا باعث ہو. وہ اس لئے پیدا کی گئی ہو کہ
اس کا خاوند اس سے محبت کرے آسمان نسائیت پر وہ
ایسا تارا اور ایسا چاند ہے جو اپنے شوہر کے لئے طلوع ہوتا
اور چمکتا ہے وہ ایسا پھول اور ایسی دنیائے رنگ و بو ہے

جسکی بہار ایک کے سوا دوسرے کے لئے نہیں اور جسکی خوشبو صرف ایک کے مشام کے لئے ہے۔

مرد چاہتا ہی کہ شادی سے پہلے اور شادی کے بعد بھی اسکی عورت ایسی ثابت ہو کہ اسکو غیرت و ندامت کا منہ نہ دیکھنا پڑے۔ رشک کا مادّہ شوہر کے خمیر میں ہوتا ہے اس لئے وہ نہیں پسند کرتا کہ اس کا موقع آنے پائے۔

غیرت از چشم برم روئے تو دیدن نہ دہم
گوش را نیز حدیث تو شنیدن نہ دہم

تعلیم جیسی چیز کے لئے بھی اس بات کی اجازت نہیں دی جا سکتی کہ وہ کھل کر کسی کے سامنے بیٹھے اور کسی کو نظر آنے کا موقع ملے۔ غیر پھر بھی غیر ہوتا ہے اس لئے شادی کی عمر کے بعد تو کسی فرشتہ خصلت معلّم اور پیر جی کو بھی عورت کی تعلیم کیلئے مقرر نہیں کرنا چاہیئے۔ رہیں معلّمہ صاحبہ وہ چاہی فرنگن ہو یا کوئی اور اکثر اوقات یہ بھی لائق نہیں ہوتیں اور اس عمر میں اسکول و کالج کا بھیجنا وہ تو کسی طرح بھی مناسب نہیں ہو سکتا۔

روایت میں ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس انکے والد ماجد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دن تشریف لائے اتفاق سے ام المومنین اس وقت تنہا تھیں ابھی تھوڑی دیر نہیں گزری تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما ہوئے اور باپ بیٹی کو تنہا دیکھ کر فرمایا کہ اے ابوبکر کیا تم اپنے نفس سے مطمئن ہو گئے۔ غور کرنیکی بات ہے کہ باپ بیٹی کا تعلق اور وہ بھی کون جن کا درجہ پیغمبروں کے بعد اور وہ جو ساری امت کی ماں ہوں۔ پھر دوسروں کو کس قدر احتیاط شرط ہے۔

؎ انیس ٹھیس نہ لگجائے آبگینوں کو

آج یہہ دوسری بات ہے کہ مرد عورت سب ہی ایک بھاؤ میں بہے جا رہے ہیں مگر جنکو خدا نے روحانی پاکیزگی لطیف طبیعتیں عطا فرمائی ہیں اور جو آخرت کی زندگی کو زندگی سمجھیں ان کے لئے عزت اور ترقی قرآن میں ہے رسول اور رسوا ہے کے متبعین میں ہے۔

قرآن کی روحانیت جنکے دلکو لگ گئی وہ مادیت پرستوں
کی پیروی نہیں کرسکتیں جنکی آنکھیں یورپ کی سجھ جانیوالی
روشنی سے خیرہ ہوگئی ہیں وہ دیکھیں۔

اسلام میں عورتونکی حرمت و عزت

(۱)

ابن عباسؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا سنو ہرگز کوئی مرد کسی اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھے۔

(۲)

جریرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
(عورتوں پر) ناگہانی نظر (پڑجانیکا) مسئلہ دریافت کیا تو
آپ نے فرمایا کہ تم اپنی نظر پھیر لیا کرو۔

(۳)

بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ اے علی اگر کسی اجنبی عورت پر

ناگہانی نظر جا پڑے تو دوبارہ اس طرف نظر نہ ڈالو کیونکہ
پہلی ناگہانی نظر میں کوئی مضائقہ نہیں مگر دوسری نظر ڈالنا جائز نہیں

(۴)

ام المومنین ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
انکے پاس تھے اور اس وقت گھر میں ایک مخنّث بھی تھا تو
اس نے ام سلمہ کے بھائی عبداللہ بن ابیہ سے کہا کہ اے عبداللہ
اگر خدائے تعالیٰ نے عنقریب تمھارے لئے طائف فتح کرادیا
تو میں تمھیں غیلان کی بیٹی کو بتلاؤنگا (تم اسے گرفتار کرلینا)
کیونکہ (وہ ایسی خوبصورت ہے کہ) جب سامنے سے آتی ہے تو
اسکے شکم پر چار شکن دکھلائی دیتے ہیں اور جب بیٹھ پھرتی ہے
تو (اسکی کمر پر) آٹھ شکن دکھلائی دیتے ہیں (یعنے وہ بہت
خوبصورت ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ سنکر) فرمایا کہ
یہ لوگ یعنے مخنّث تمھارے گھروں میں نہ آنے پائیں۔ ام سلمہ
کہتی ہیں کہ پھر لوگ ان سے پردہ کرانے لگے۔

(۵)

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں
میں سے مخنثوں پر اور عورتوں میں سے مردوں کی صورت بننے والیوں
پر لعنت کی ہے اور فرمایا کہ ان کو اپنے گھروں سے نکال دو۔

(۶)

ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں تھی اور میمونہ بنت الحارثؓ بھی اس وقت آپ کے پاس موجود
تھیں اتنے میں ابن ام کلثومؓ آئے اس وقت پردے کی آیت
اتر چکی تھی اس لئے آپ نے ہم سے آکر فرمایا پردے میں ہو جاؤ ہم نے
کہا یا رسول اللہ وہ تو نابینا ہیں ہمیں دیکھ نہیں سکتے۔ آپ نے
فرمایا کیا تم (بھی) نابینا ہو تم اسے نہیں دیکھ رہی ہو۔

(۷)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مردوں کو عورتوں کے درمیان میں چلنے سے منع فرمایا ہے۔

(۸)

ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

عورت پردہ میں رہنے کے لائق ہے کیونکہ جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اُسے (خوب غور سے) گھورتا ہے۔

(۹)

انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معتکف تھے اور ام المومنین صفیہ بنت حی آپ کے پاس آئی ہوئی تھیں جب وہ واپس ہونے لگیں تو آپ انہیں دروازے تک پہونچانے تشریف لائے ادھر سے دو آدمیوں کا گزر ہوا تو آپ نے بلا کر بتا دیا کہ یہ صفیہ ہیں تاکہ وہ لوگ بدگمانی میں مبتلا نہ ہو جائیں۔

بچپن میں استانیوں سے تعلیم دلانے میں مضائقہ نہیں مگر یہ سب تیسرے اور چوتھے درجہ کی باتیں ہیں اس کا بہترین اور اولین درجہ تو وہی ہے جو سلف صالحین کی سیرت میں بیان کیا گیا۔

مردوں کو چاہیئے کہ کم سے کم اپنی عورتوں کو قرآن کی تعلیم خود دیں اور اپنی بچیوں کو آپ پڑھائیں اگر اس کو وہ مشکل یا ناممکن خیال کرتے ہیں تو کہ یقیناً انکی کمزوری ہے

شفقت و پیار اور ہمدردی و دلسوزی کے ساتھ انکا چند منٹ اس کام کے لئے صرف کرنا دوسروں کے گھنٹے دو گھنٹے سے زیادہ مفید ہے۔

اگر مردوں کو اس قدر فرصت نہ ہو تو اپنی عورتوں کو تاکید کریں کہ وہ بچیوں کی تعلیم کا ذمہ لیں اور یہ دیکھتے رہا کریں کہ تعلیم تشفی بخش ہو رہی ہے یا نہیں۔

ایک بڑا عیب ہر جگہ یہ دیکھنے میں آ رہا ہے کہ ہر شخص اپنے کو ناقابل ظاہر کرتا ہے یہ انکسار ہوتا ہے اور غلط فہمی سے بھی ایسے کاموں میں انکساری تو عیب ہی رہا غلط فہمی سے عذر کرنا اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید معنی و مطلب سے پڑھانے کو وہ علماء کا کام سمجھتے ہیں اور بعض انگریزی داں یہ کہکر ٹالتے ہیں کہ "ہم اور قرآن" لوگ کیا کہیں گے کوئی کوئی یہ بھی کہتے سنے جاتے ہیں کہ بچوں کی تعلیم باپ سے نہیں ہو سکتی یا گھر اس کے لئے موزوں نہیں یا یہ کہ کاموں سے اتنی فرصت کہاں کہ بچوں کو پڑھانے بیٹھیں بعض جگہ تو یہ تماشہ

بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ مرد باہر بڑے بڑے تعلیمی محکمے، مدرسے اور کالج میں ملازم ہو کر تعلیمی کام ہی انجام دینے کے لئے زندگی وقف کئے ہوتے ہیں مگر خود اپنے گھر کی تعلیم کے لئے دوسروں کو ڈھونڈھتے ہیں۔ یا یہ بھی ہوتا ہے کہ اور اپنی تعلیم کو اعلیٰ وارفع سمجھتے اور بچوں کی تعلیم کو معمولی یا کسر شان سمجھ کر معمولی ہی لوگوں کو ترجیح دیتے ہیں۔

یہ سب باتیں جو اوپر بیان ہوئیں قابل اصلاح ہیں
خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَّنْفَعُ النَّاسِ بہتر انسان وہ ہے جو دوسرے انسان کو نفع پہونچائے قرآنی تعلیم سے بڑھ کر نفع کس میں ہوگا اور انسانوں میں سب سے پہلے اور سب سے زیادہ اسکے حقدار اپنے گھر والوں سے کون ہوگا۔

قرآن سیکھنے اور سکھانے کی فضیلت کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے اس کے لئے لائق بننا یہی ہے کہ اس کام کو شروع کر دینا چاہیئے۔

میرے تجربہ میں یہ بات آچکی ہے کہ بچوں سے زیادہ اچھی طرح بچیاں

دل لگاکر قرآن پڑھتی اور یاد کرلیتی ہیں اس کا یہ سبب ہوتا ہے کہ وہ سادہ دل خالی الذہن اور پریشان خیالات سے محفوظ ہوتی ہیں انکو یکسوئی نصیب ہوتی ہے والدین کا فرض ہے کہ وہ اپنی ان معصوم بچیوں کو حُسن سیرت سے اپنے ہاتوں مالامال کریں اس سے قبل کہ وہ شوہر والیا بننے کے لائق ہوں۔

آج گھروں میں جو رنجشیں پائی جاتی ہیں اون کا بہت کچھ سبب جہل ہوتا ہے اور ان صفات سے خالی ہونا جو قرآن سے نصیب ہوتا ہے۔

قرآنی زیور بہشتی زیور ہے اس سے آراستہ بچیاں جس گھر کو جائینگی وہ گھر بہشت ہوگا اور یہ اس بہشت کی حوریں ہونگی۔

قرآن کی یہ ایسی دولت اور ایسا جہیز لیکر سسرال کو جائیں گی کہ انشاءاللہ کہیں کوئی شکایت نہ ہوگی اور ہر کوئی اُن کو وقعت کی نگاہ سے دیکھیگا۔

آج تعلیم نسواں اور حقوق نسواں کی دھوم مچی ہوئی ہے

مگر جب تک قرآن کی تعلیم عام نہیں ہوتی اور پہلے اس سے عورتیں پختہ نہیں ہو لیتیں کوئی تعلیم ان کو راس نہ آئیگی۔

حقیقی تعلیم تو قرآن میں ہے اور اصلی حقوق کا دلانے والا تو قرآن ہے میں مشورہ دونگا کہ ہر مسلم خاتون کو اپنے اپنے شوہروں سے سب سے پہلے اس حق کا مطالبہ شروع کرنا چاہئے کہ وہ ان کو معنی و مطلب کے ساتھ قرآن سکھائیں اور خدا کے حکم یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا کی تعمیل کریں۔

میں اپنی عزیز بہنوں کو یقین دلاتا ہوں کہ صرف اس ایک حق کا طلب کرنا دین و دنیا دونوں کے حقوق کا طلب کرنا ہے۔ اگر یہ ایک چیز دینے کے لئے وہ آمادہ ہو گئے تو پھر اسے ایسے حقوق آپ سے آپ ملجائیں گے جن کا ابھی انکو علم بھی نہیں ہے

اس بارے میں ایک بڑا عذر یہ پیش کیا جائیگا کہ مرد معنی و مطلب کے ساتھ عام طور پر قرآن خود ہی کب جانتے ہیں کہ وہ اپنی مستورات کو بتلائیں گے۔

میں اس کو جانتا ہوں اور جانکر ہی مفید مشورہ دے رہا ہوں
میری غرض یہ ہے کہ اگر خواتین اسلام نے اپنے اپنے مردوں سے
قرآن پڑھنے پر اصرار شروع کردیں تو ان کو مردوں کو چار و
ناچار خود بھی پڑھنا پڑھیگا۔ ان کے اس مطالبہ سے
ایک فائدہ یہ بھی ہو جائیگا کہ ان کے شوہر بھی اللہ والے
ہو جائیں گے اور پھر اپنے ہاتھوں خوشی سے وہ سب حق
اپنی عورتوں کو دینے پر مجبور رہینگے جو اللہ تعالی کی طرف سے
واجب قرار دئے گئے ہیں۔

جو عورتیں لکھی پڑھی ہیں ان کو معنی اور مطلب کے ساتھ
عمل کی پابندی سے قرآن پڑھنا اپنے اوپر لازم کرلینا چاہیئے۔
ان کے لئے ترجمے اور تفسیروں کی کمی نہیں رفتہ رفتہ آپسے
آپ لگاؤ پیدا ہو جائیگا اور یہ قرآن کی ماہر ہو جائیں گی
اور جنہیں سرے سے قرآن نہ آتا ہو ان کو بھی پڑھی لکھی بیبیاں
توجہ دلائیں کہ وہ اپنے اپنے شوہروں سے قرآن پڑھنے
کی خواہش کا اظہار کریں۔

بڑی چیز

اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو ہزاروں ایسے اوصاف دے رکھے ہیں جو
مردوں کو بھی نصیب نہیں ہیں۔ عقیدتمندی اور عظمت کا مادہ اُنکے
دلوں میں راسخ ہوتا ہے اب اگر وہ حقیقی چیز کا ہے تو خیر اور نہیں تو
غیر حقیقی سے دین و ایمان کو نقصان پہونچنا ضروری ہے شرک
و بت پرستی اور بدعات و رسوم کی طرف اگر رجحان آگیا تو
اسکو بھی اس سختی سے انکو برتتے دیکھا گیا ہے کہ حسرت ہوتی ہے
اور کہنا پڑتا ہے کہ کاش یہی عمل ان کا حقیقی چیز کے ساتھ ہوتا۔
"خواتین ہند" قرآن مجید کا نام بھی عجیب و غریب عظمت
کے ساتھ زبان پر لاتی ہیں یہ اس کو بڑی چیز کہتی ہیں کسی
چیز کا نام نہ لینا اور اسکی بجائے دوسرے عظمت والے
لفظوں ہیں اس کو پکارنا یہ انتہائی ادب اور عزت کا اظہار
سمجھا جاتا ہے۔

ذرا غور کرو "بڑی چیز" کا مفہوم کیا دلربایانہ ہے اور اپنے
اندر کیسے لطیف معانی رکھتا ہے معلوم نہیں کس مبارک خاتون کے

مُنہ سے پہلی مرتبہ یہ لفظ ادا ہوا ہوگا اور کس دل و رکن جذبات کے تحت اس کی ساخت ہوئی ہوگی۔

قرآن شریف واقعی ہے بھی بڑی چیز اتنی بڑی کہ آسمان و زمین میں اُسکی گنجائش نہیں اس کی بڑائی میں اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت پیش کیا جائے کہ آج بھی بطور دعوی کے خدائی قرآن یہ الفاظ دھرا رہا ہے قل لو کان البحر مدادا لکلمٰت ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمٰت ربی ولو جئنا بمثلہ مددا ۰ خدا کے ایک کلمہ کی تعریف کے لئے روئے زمین کے ایک ایک قطرے پانی کی اگر سیاہی طیار کرلی جائے تو وہ اس سے پہلے ختم ہوجائیگی کہ ایک کلمہ کی تعریف پوری ہو یہی نہیں بلکہ اسی کے مانند اور سیاہی بھی طیار کرلی جائے تو اس کا بھی وہی حال ہوگا۔

اللہ اللہ کیا کلام ہے اور کیا عظیم الشان اس کا مرتبہ جس کو آج مسلمانوں نے حقیقتاً چھوڑ رکھا ہے خواتین اسلام میں سے کوئی خدا کی مخیر پیاری بندی کے دل میں اللہ تعالےٰ

ڈالدیتا کہ وہ اللہ کی اس مہجوری کی حالت میں پڑی ہوئی کتاب کے
لئے اپنا سب کچھ وقف کرنے کے لئے آگے بڑھتیں۔

آج قرآن کی بڑائی بیان کرنیکی ضرورت نہیں بڑائی تو اسکی
مسلم ہے۔ ہاں آج صرف اس بات کی ضرورت ہے کہ حقیقی
معنوں میں اسکے دینے کا سامان کیا جائے ایسی ہستیاں پیدا
کیجائیں جو سراپا قرآن ہوں اور جس سے ملیں اس کو قرآن بنا دیں
ایسے بیقراروں کی ضرورت ہے جو دردمند بنا دیں ایسے
مبلغین اور مجاہدین کی ضرورت ہے جو خدائی حکومت
عبدیت الٰہی، اور محبت الٰہی، کے لئے اپنی ناچیز زندگیوں کو
وقف کردیں اور پھر یہ کہتے نظر آئیں ؎

نقد جاں خاکِ رہِ ناقہ سوارے کردم
شادم از زندگیِ خویش کہ کارے کردم

ابو محمد مصلح۔

مقدس تجاویز

(۱) جس طرح مسلمانوں کا خدا ایک، رسول ایک، کتاب ایک اور کعبہ ایک ہے اسی طرح عالمگیر قرآنی تحریک کا مرکز بھی ایک ہی ہونا چاہیے اور دنیا میں اسلامی مشنریاں قائم کرنے کیلیے مدرستہ الاسلام کا قیام مکہ معظمہ میں ہونا چاہیے۔

(۲) اسلامی ممالک کے عام باشندوں کے نمائندوں کی ایک عام مجلس مشورت کے علاوہ والیان ملک و شاہان اسلام کی شرکت بھی ضروری ہے جن کی امداد اور مشورے سے مدرستہ الاسلام مکہ معظمہ کا انتظام ہو۔ اور اس کا منتظم ایک ایسا شخص ہو جو امیر المومنین اور خلیفۃ المسلمین قرار پائے۔

(۳) مدرستہ الاسلام مکہ معظمہ کیلیے دنیائے اسلام سے تبلیغ قرآن کیلیے ایک کروڑ روپیہ سالانہ کی امداد ہو۔ اس کے علاوہ زکوٰۃ و خیرات وغیرہ کی مد سے ایک اسلامی بیت المال بھی اس سے متعلق قائم کیا جائے۔

(۴) مدرستہ الاسلام مکہ معظمہ کے متعدد مراکز ہوں جو عموماً ہر جگہ اور خصوصاً ہر اسلامی ملک میں قائم ہوں۔

(۵) تعلیم و تبلیغ اور تنظیم کے داخلی و خارجی دو شعبے قائم ہوں، ایک مسلمانوں کیلیے اور دوسرا دیگر اقوام کے اندر قرآن مقدس کو پہنچاتے رہنے کے واسطے۔

(۶) ہر شخص پر قرآن کا پڑھنا اور سننا لازمی قرار پائے اور متحدہ قومیت کے اصول پر ہر گھر اور ہر مسجد میں درس قرآن کا ایک عالمگیر سلسلہ قائم ہو جس میں ایسے افراد تیار کیے جائیں جو ہر مسلمان کو مجاہد فی سبیل اللہ اور مبلغ قرآن بنانے کیلیے مفید ہوں۔

(۷) انجمنوں، اخبارات و رسائل، تالیف و تصنیف نیز سیاحت و تقاریر کے ذریعے قرآنی تحریک کا ہر جگہ کام کیا جائے اور نوع انسانی میں خدائی حکومت کے قیام، خدا کی سچی عبدیت اور محبت الٰہی کا درس دیا جائے۔ ان اللہ علیٰ کل شئی قدیر۔

طبعے بہم رساں کہ بسازی بعالمے
یا ہمتے کہ از سرِ عالم تواں گزشت

ابو محمد مصلح
دفتر قرآنی تحریک حیدرآباد دکن
(ہندوستان)

اعظم اسٹیم پریس
حیدرآباد دکن